توجہ فرماکر سرکار عالی میں سفارش کرینگے۔ تو امید ہے سرکار عالی کی ضرور توجہ ہو گی۔ اور شفاخانۂ مکہ اور باقی ماندہ ضروریات کامران میں اس روپیہ سے کافی مدد ملے گی۔

رؤسا عظام کی توجہ کے بعد دیگر اعیان اہل اسلام بھی توجہ کرینگے۔ چنانچہ خانصاحب موصوف نے کم سے کم دو ہزار روپیہ کے عطیہ کا وعدہ کیا ہے۔ جو مخبر دکن یکم اپریل ۱۸۹۷ء میں شایع ہوا ہے۔ ایڈیٹر مخبر دکن نے اس تجویز سے اپنا اتفاق ظاہر کیا ہے۔

اور اہل الرائے بھی اتفاق کرینگے تو امید ہے کہ اعیان اہل اسلام اس تجویز عرض عریضہ پر متوجہ ہو جائینگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین حضرت سلطان المعظم

کی

ہمدردی کا مشورہ

ایک مدت سو (جب سے کہ آرمینیا۔ کریٹ۔ اور یونان۔ وغیرہ کا ہنگامہ برپا ہوا) انگریزی اخبارات ولایت نے حضرت سلطان المعظم کی عالی جناب کی نسبت بے باکی اور دریدہ دہنی سے بدگوئی اختیار کی ہوئی ہے۔ اور یہ امر نہ صرف مسلمانوں کی دل آزاری اور رنجش کا موجب ہے۔ بلکہ سلطنت برطانیہ کے لئے بھی محل خوف و اندیشہ ہے۔ کیونکہ اس سے مسلمانان رعایا برٹش گورنمنٹ کے دلوں میں (جو روئے زمین اور تمام سلطنتوں کی مسلمان رعایا سے زیادہ ہیں۔) یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس بدگوئی میں برٹش گورنمنٹ خوش ہے۔ تب ہی ان اخبار نویسوں کو جو اُنکے ماتحت ہیں اس بدگوئی سے منع نہیں کرتی۔ اور اس خیال سے اُنکے دلوں میں گورنمنٹ کی اطاعت اور جان نثاری کی ارادت میں کمی پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ اور بعض اوقات مسلمانوں کی قلم یا زبان سے ایسے الفاظ بھی نکل جاتے ہیں۔ جن سے رنجش کی بو آتی ہے۔

وازانجا کہ ہمکو اوّلاً اپنے دین و مذہب اسلام سے کمال ہمدردی ہے۔ اور اُسکی نظر

سے حضرت سلطان المعظم سے۔ پھر برٹش گورنمنٹ سے (جسکے ظل حمایت و امن میں ہم آباد ہیں۔ اور ادائے شعار مذہبی میں آزاد۔) ہمدردی ہے۔ اور بلحاظ پولیٹیکل تعلقات کے اس سلطنت کے والی سے ہمدردی ہے۔ لہذا ہم اپنے برادران اعیان اہل اسلام اور انکی پبلک کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ جابجا حضرت سلطان المعظم کی ہمدردی کے جلسے کرین۔ اور اس مضمون کے ریزولیوشن پاس کرین کہ وہ قومی جمعیت و اتفاق کے ساتھ اپنی گورنمنٹ کے حضور میں اس مضمون کے میموریل روانہ کرین۔ کہ حضرت سلطان المعظم کو کل طبقات مذاہب اسلامیہ بلحاظ مذہب اپنا خلیفہ جانتے ہیں۔ اور اسوجہ سے انکی توہین کو اپنے مذہب اسلام کی توہین سمجھتے ہیں۔ گورنمنٹ ان اخباروں کو اس بدگوئی و توہین سے روک دے۔ اور اپنی مسلمان رعایا کے رنج رسیدہ دل کو خوش کرے۔ اور انکے رنج وملال کی اس خیال سے تلافی کرے۔ جو اس بیت میں ظاہر کیا گیا ہے ؎ رعیت چو بیخ است و سلطان درخت * درخت اے پسر باشد از بیخ سخت * اور اپنی اس ارادت و عقیدت کی اطلاع حضرت سلطان المعظم کو بھی بذریعہ ایک جمہوری عرضداشت کے دین۔

بعض انگریزی اخبارون نے اور انکی تقلید سے مسلمان مگر ناواقف و نادان اخبار نویسوں نے جو لکھدیا ہے کہ حضرت سلطان المعظم کو بعضے اسلامی فرقے اپنا خلیفہ نہیں سمجھتے۔ یہ انکی غلطی ہے جو غلط فہمی پر مبنی ہے۔ شاید سب سے پہلے اشاعۃ السنہ کے جلد ششم وغیرہ میں یہ مسئلہ تو بیان ہوا ہے کہ حضرت سلطان المعظم خلیفہ نہیں کیونکہ خلیفہ کا قریش سے ہونا شرط ہے۔ اور آپ ترک ہیں قریش نہیں۔ مگر اس مسئلہ کے معنے یہ نہیں ہیں کہ حضرت سلطان المعظم بلحاظ مذہب بھی مسلمانوں کے خلیفہ نہیں بلکہ اسکے معنے تو اسی جلد میں یہ بتائے گئے ہیں کہ وہ پولیٹیکل تعلقات اور ملکی امور میں مسلمانان ہند کے خلیفہ نہیں۔ یہ تعلق مسلمانان ہند کو برٹش گورنمنٹ سے ہے۔

پس اگر ان اخبار نویسوں نے اشاعۃ السنہ ہی کے اس مسئلہ سے دھوکا کھایا اور سمجھ لیا تھا کہ حضرت سلطان المعظم مسلمانوں کے مذہبی خلیفہ نہیں ہیں تو وہ اس خیال کو واپس لیں اور یقین کر لیں کہ اشاعۃ السنہ

حضرت سلطان المعظم کو بلحاظ مذہب اپنا ویسا ہی خلیفہ جانتا ہے۔ جیسا کہ عرب اور ٹرکی میں وہ خلیفۃ المسلمین تسلیم کئے جاتے ہیں۔ گو پولیٹیکل طور پر وہ ہندوستانیوں کے خلیفہ نہیں ہیں۔

اس معنے کی مزید تشریح ہم عنقریب ایک مستقل مضمون میں کرینگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

بالفعل ہم اسقدر لکھنا کافی سمجھتے ہیں کہ خلافت دو قسم ہے۔ **خلافت عامہ** اور **خلافت خاصہ**۔ **خلافت عامہ** سے وہ ولایت یا حکومت عام مراد ہے جو ایک خلیفہ کو روئے زمین کے کل مسلمانوں پر مذہبی اور ملکی دونو طور پر ہو۔ اس معنے خلافت سے تمام روئے زمین پر ایک ہی خلیفہ ہونا چاہیئے۔ اور اسکا قریش سے ہونا لازم ہے۔ اور ہر ایک فرد بشر پر ہندوستان میں ہو خواہ عربستان یا افغانستان یا ترکستان میں رعایا ہوں یا صاحبان حکومت اس خلیفہ کی اطاعت قبول کرنا واجب ہے۔ اور اُسکی بیعت کے بغیر ایک شب بسر کرنا حرام ہے مگر اس صفت اور شرط اور معنے خلافت کا خلیفۃ المسلمین ایک مدت سے (جب سے خلافت عباسیہ کا خاتمہ ہوا ہے) دنیا سے مفقود ہے۔

خلافت خاصہ سے مراد ہر ایک ملک اور سلطنت کی ملکی اور مذہبی سرداری ہے۔ (جو خلافت عامہ کے مقابلہ و معارضہ میں نہ ہو۔) اسمیں قریش ہونا شرط نہیں۔ اور یہ قسم خلافت ہر ایک صاحب سلطنت و شوکت حضرت سلطان المعظم۔ امیر صاحب والی افغانستان۔ امیر صاحب بخارا والی ایران۔ وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ اور ان سب کی خلافت بلامزاحمت ثابت و صحیح ہے۔ اور انکی رعایا پر ملکی اور مذہبی دونو قسم کے امور میں اُنکی اطاعت واجب ہے۔

بلکہ اس خلافت کے مذہبی حصہ کی نظر سے ہر ایک ملک کے مسلمانوں کو ان سلطنتوں کے والیوں سے تعلق ہے اور انکی ہمدردی واجب ہے ان سب میں سے بڑھ کر حضرت سلطان المعظم ہیں کہ وہ روئے زمین کے مسلمانوں کے متبرک معابد و مزارات اور انکے شعار مذہبی حج و عمرہ کے محافظ اور حامی ہیں۔

ان امور کی نظر سے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ انکو اپنا خلیفہ و امیر و سردار نہ سمجھتا ہو۔

باقی آئندہ مضمون مفصل میں انشاء اللہ تعالےٰ